السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رمضان المبارک کی انتیسویں رات کوایک خطیب نے وعظ کرتے ہوئے سورۃ الانشقاق کی آیت سجدہ تلاوت کی اورانہوں نے منبر سے اتر کر سجدہ کیا۔ کیا تقریر منقطع کرکے اس طرح سجدہ تلاوت کرنا درست ہے جبکہ سامعین اس کےلیے ذہنی طورپر تیار نہیں ہوتے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

خطیب صاحب کا عمل سنت کے عین مطابق ہے ۔ سامعین کے ذہنی طورپر تیار ہونے نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا ۔ ابوسعید خدری سے روایت ہے ،انہوں نے بیان کیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر سورۃ ص کی تلاوت کی ،جب آیت سجدہ پرپہنچے تونیچے اتر کر سجدہ کیا اورآپ کے ساتھ لوگوں نے بھی سجدہ کیا ۔ پھرایک دوسرا موقع آیا اورآپ نے اسی کی تلاوت کی ،جب آپ سجدے کی آیت پرپہنچے تولوگ سجدے کےلیے تیار ہوگئے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’یہ ایک نبی (داؤد علیہ السلام) کی توبہ کا ذکر ہے لیکن میں نے تمہیں دیکھا ہے کہ تم سجدہ کرنا چاہتے ہو۔ چنانچہ آپ نے اتر کر سجدہ کیا اورلوگوں نے بھی سجدہ کیا ۔‘‘

(ابوداؤد، سجود القرآن ،السجود فی ص ۔ ح :1410 ،دارمی ،ح :1474 ،حاکم :285-284/1)

دوسرے خلیفہ راشد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بھی خطبہ جمعہ کے دوران منبر سے اتر کر سجدہ کیا ۔ ربیعہ بیان کرتے ہیں :

عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن منبر پر سورہ نحل پڑھی جب سجدہ کی آیت ﴿وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ﴾ (النحل :16/49-50)تک پہنچے تو منبر سے اترے اور سجدہ کیا تو لوگوں نے بھی ان کے ساتھ سجدہ کیا ۔‘‘ دوسرے جمعہ کو پھر یہی سورت پڑھی ،جب سجدہ کی آیت پرپہنچے تو فرمانے لگے :

’’لوگو! ہم سجدہ کی آیت پڑھتے چلے جاتے ہیں پھر جو کوئی سجدہ کرے اس نے اچھا کیا اورجو کوئی نہ کرے تواس پر کچھ گناہ نہیں اور عمر رضی اللہ عنہ نے سجدہ نہیں کیا اورنافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ اللہ نے سجدہ تلاوت فرض نہیں کیا ،ہماری خوشی پر رکھا ۔‘‘(بخاري، سجود القرآن ،من راى ان الله عزوجل لم يوجب السجود ،ح :1077

معلوم ہوا کہ دوران خطبہ سجدہ تلاوت کرنے اورنہ کرنے کا اختیار ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

قرآن اور تفسیر القرآن، صفحہ:215

محدث فتویٰ